کوہِ صبر واستقامت مُلا عبدالسلام ضعیف، مرتب: حافظ محمد ندیم۔ ناشر: دارالکتاب غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ فون: ۷۲۳۵۰۹۴۔ صفحات: ۱۴۴۔ قیمت: ۱۲۰ روپے۔

۴۵ مربع میل پر پھیلا ہوا گوانتانا موبے نامی جزیرہ دنیا کا بدترین عقوبت خانہ ہے جس میں ۴۳ ممالک کے ۶۶۰ باشندے جدید سائنسی تشدد کا شکار ہو رہے ہیں۔ بدقسمتی سے پاکستان کی قیادت بہت سے قیدیوں پر تشدد میں برابر کی ذمہ دار ہے۔

زیرنظر کتاب پاکستان میں سابق افغان سفیر مُلا عبدالسلام ضعیف کی پشتو خودنوشت کا اُردو ترجمہ ہے جس میں امریکی حکومت اور پاکستان کے بعض کارپردازان کے بھیانک چہرے نظر آتے ہیں۔ پہلے حصے میں مُلا عبدالسلام اور گوانتانا موبے کے تعارف کے ساتھ مُلا عبدالسلام کے ساتھ ذرائع ابلاغ کی ۲۰۰۱ء کی گفتگو (جب وہ پاکستان میں سفیر تھے) اور پھر ۲۰۰۶ء کی وہ گفتگو شامل ہے جو ان کی رہائی کے بعد ہوئی۔ ایک حصہ ان اخباری مضامین پر مشتمل ہے جو مُلا عبدالسلام کی کتاب کے حوالے سے پاکستان کے مختلف اخبارات و جرائد میں شائع ہوئے ہیں جن میں عطاء الحق قاسمی، عرفان صدیقی، پروفیسر خورشید احمد، عبدالقادر حسن، عباس اطہر، ایاز امیر، اوریا مقبول جان، حسن عباسی اور شبیر احمد میواتی کی تحریریں شامل ہیں مگر حوالے نہیں دیے گئے۔ آخر میں مُلا عبدالسلام کی آپ بیتی کا تلخیص و ترجمہ ہے جسے پڑھ کر ایک پاکستانی مسلمان کا سر شرم سے جھک جاتا ہے کہ ایک مسلمان سفیر کو ایک مسلمان ملک کی سرزمین سے پکڑ کر چند مسلمانوں کے ہاتھوں امریکی حکام کو فروخت کر دیا گیا۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل نے بردہ فروشی کی تفصیل بھی بیان کر دی ہے کہ پاکستانی حکام نے فی کس ۵ ہزار ڈالر کے عوض بے گناہوں کو امریکیوں کے ہاتھوں فروخت کیا۔ گردپوش خوب صورت ہے، کتاب دل چسپ ہے۔ (محمد الیاس انصاری)

احمد خلیل، مریم جمیلہ۔ مترجم: پروفیسر محمد اسلم اعوان۔ مکتبہ تعمیر انسانیت، اُردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۳۲۰۔ قیمت: ۲۵۰ روپے۔

یہ کتاب احمد خلیل نامی ایک فلسطینی عرب مہاجر کی سوانح حیات ہے۔ واضح رہے کہ 'احمد خلیل' حقیقی نہیں بلکہ ایک افسانوی کردار ہے۔ احمد خلیل کا وطن فلسطین ہے۔ بچپن ہی سے وہ

ہم وطنوں کی بے بسی، یہودیوں کی چیرہ دستیوں اور بڑھتے ہوئے صہیونی اثرات کو اپنی آنکھوں سے دیکھتا آیا ہے۔ جوانی کے دور تک پہنچتے پہنچتے حالات اسے ہجرت پر مجبور کر دیتے ہیں۔ چھوٹے بھائی اور چند عزیزوں کے ساتھ وہ مصر کے راستے سعودی عرب پہنچتا ہے اور فریضۂ حج ادا کرنے کے بعد مدینے ہی کو اپنا مسکن بنا لیتا ہے۔ اس کی زندگی کے باقی ایام یہیں گزرتے ہیں۔

احمد خلیل کا اکلوتا بیٹا اسماعیل آرامکو (سعودی عرب) میں امریکی کمپنی میں ایک اعلیٰ عہدے پر فائز ہے۔ وہ ایک مغرب زدہ عیسائی لڑکی سے شادی کر کے، بری طرح مغربیت کا اسیر ہو جاتا ہے۔ ایک روز وہ اپنے گھر آتا ہے اور والدین کی 'دقیانوسیت' پر ناک بھوں چڑھاتا ہے۔ احمد خلیل اس کی مغرب زدگی پر سخت تنقید کرتا ہے۔ اس کا والد احمد خلیل کئی ماہ سے تپ دق میں مبتلا ہے۔ اب اسماعیل کی باغیانہ روش اسے بالکل ہی نڈھال کر دیتی ہے۔ کہانی معنی خیز ہونے کے علاوہ معلومات افزا بھی ہے۔ مصنفہ نے انگریزی میں یہ ناول قبولِ اسلام سے پہلے لکھا تھا، بعد میں اس میں حذف واضافہ کر کے کئی برس پہلے شائع کیا تھا۔ اب پروفیسر اعوان نے اُردو ترجمہ پیش کیا ہے۔

ناول نگاری کی روایت کے مطابق کسی نہ کسی رومانس کو کہانی میں ایک ضروری عنصر کی حیثیت سے شامل کیا جاتا ہے مگر مصنفہ نے اس سے احتراز کیا ہے۔ ان کے کردار انحطاط پذیر عرب معاشرے کے مسلمان کردار ہیں، مگر اپنی تمام تر جاہلیت اور اخلاقی انحطاط کے باوجود مذہبی اور دینی فرائض ادا کرنے میں مستعد اور پُرجوش ہیں۔ احمد خلیل کا کردار، مثالی مسلمان کا کردار تو نہیں ہے مگر اس کے اقوال وافعال سے اس کی دین پسندی اور ملّی حمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ احمد خلیل بعض مواقع پر قرآن اور احادیث کے حوالے دیتا ہے۔ ناول کا فنی پہلو البتہ کمزور ہے۔ ناول کی حیثیت سے اس کی پہلی خامی اس کا محدود کینوس ہے۔ اس وجہ سے ناول صرف یک کرداری (احمد خلیل) کہانی بن گیا ہے۔ اُسی کے حالات، اُسی کے واقعات، بلکہ اُسی کے اردگرد کی دنیا اور معاشرہ ___ فلسطین سے احمد خلیل کی ہجرت کے بعد ہم وہاں کے حالات سے بالکل بے خبر رہے ہیں۔ بعد میں صرف چند سطری خط کے ذریعے ایک مجمل سی خبر ملتی ہے۔ (آخری حصے میں اس روش میں تبدیلی آگئی ہے)۔ ناول کی یہ صورت ہمیں بار بار اس کتاب کو 'ناول' کہنے سے روکتی ہے۔ دراصل 'احمد خلیل' نہ تو بیاگرافی ہے اور نہ ایک ناول ___ بس درمیان میں کوئی چیز ہے۔ مگر جو کچھ بھی ہو، یہ ایک دل چسپ